سوال

(93)خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حاجی پانچوں وقت کا نمازی ہے ،جماعت کا پابند، شکل وصورت میں پورا مذہبی انسان اُس نے خودکشی کے خیال سے لٹک کر جان دے دی، کیا اُس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اُس کے متعلق چند احادیث درج ہیں، مسلم میں ہے۔

(۱) ((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ۔ فصل رابع مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ))

''جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا، جس نے تیر کے پھل سے یا چاقو سے خودکشی کر لی، آپ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔''

(۲) ((عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ قَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَفِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْھَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا)) (متفق علیہ مشکوٰۃ کتاب القصاص)

''یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے، وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں (پہاڑ) سے گرے گا، جو زہر پی کر خودکشی کرے، اُس کا زہر اُس کے ہاتھ میں ہو گا، ہمیشہ جہنم میں اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا، اور جو شخص کسی ہتھیار سے خودکشی کرے وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہو گا، ہمیشہ جہنم میں اپنے پیٹ میں گھونپے گا۔''

(۳) ((وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ))

حوالہ مذکور: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کرے، وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا، اور جو برچھی وغیرہ گھونپ کر خودکشی کرے، وہ جہنم میں برچھی وغیرہ گھونپے گا۔''

(۴) ((وعن جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رجل بہ جرح فجزع فَاَخَذَ سکینا فَحَزَّ بِھَا یَدَہٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حتی مات قَالَ اللّٰہُ بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ، فَحَرَّمْتُ علیہ الْجَنَّةَ)) (متفق

علیہ۔ مشکوٰۃ کتاب القصاص)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گذشتہ لوگوں میں سے ایک شخص کے زخم تھا، اس سے بے قرار ہوگیا، چاقو لے کر اپنا ہاتھ کاٹ دیا، خون بند نہ ہوا، یہاں تک کہ ہو مر گیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

(۵) ((وعن جابر ان الطفیل بن عمرو الدوسی لما ھاجرا النبی ﷺ الی المدینۃ ھاجرا الیہ وھاجرو معہ رجل من قومہ فمرض فجزع فاخذ مشاقص لہ قطع بھا براجمۂ فشخبت یداہ حتی مات فراہ الطفعیل بن عمرو فی منامہ و ھیئۃ حسنۃ وراہ مغطیا یدیہ فقال ما صنع بلک ربک فقال غفرلی ھجرتی الی النبی ﷺ فقال مالی اراک مغطیا یدیک قال قیل لی لن نصلح منک ما افسدت فقصھا الطفیل علی رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ اَللّٰھُمَّ ولیدیہ فاغفر)) (راوہ مسلم۔ حوالہ مذکور)

''جابر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تو طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے اراس کے ساتھ ایک اور شخص نے بھی ہجرت کی وہ بیمار ہو کر بے چین ہوگیا، چاقو لے کر اپنی انگلیاں جوڑوں سے کاٹ دیں، خون نے جوش مارا، یہاں تک کہ وہ مر گیا، طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُس کو خواب میں اچھی ہیئت میں دیکھا، پوچھا خدا نے تیرے ساتھ کیا گیا، کہا میرے ہجرت کی برکت سے خدا نے معافی دے دی، طفیل بن عمرو نے کاہ، تو نے اپنے ہاتھ کیوں ڈھانپے ہوئے ہیں، کہا خدا کی طرف سے مجھے کہا گیا کہ جو تو نے خود بگاڑا ہے، اُس کو ہم ٹھیک نہیں کریں گے، طفیل نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیان کی رسول اللفہ ﷺ نے فرما ای اے اللہ اُس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔''

یہ پانچ احادیث میں پہلی چار سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے لے بخشش نہیں، نہ اس کا جنازہ پڑھنا چاہیے، پانچویں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی معافی ہو سکتی ہے، اس بناء پر اس کی نماز جنازہ بھی درست ہے، کیونکہ نماز جنازہ میں میت کےلیے معافی وغیرہ کی درخواست ہوتی ہے، ہاں اس میں شبہ نہیں کہ گناہ بہت بڑا ہے، جس کی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں اس عذاب میں بمتلا رہے، جس سے اس نے اپنی جان تلف کی ہے، اللہ تعالیٰ کسی عمل کی برکت سے معافی دے دے، تو علیحدہ بات ہے، ورنہ سزا یہی ہے اور اس تنبیہ کےلیے رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، چنانچہ پہلی حدیث میں مذکور ہے، حالانکہ وہ مسلمان ہے اسلام سے خارج نہیں، اور مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، مگر تنبیہ کےلیے آپ ﷺ نے نہیں پڑھیی، اس طرح جس مقروض نے ادائیگی قرض کےلیے مال نہ چھوڑا ہو، جس سے اس کا قرض ادا نہ ہوسکے، اس کی بھی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ حالانکہ وہ بھی بالاتفاق مسلمان ہے، پس جو شخص مذکورۃ فی السوال پر بڑا آدمی پرہیز گار، متقی عالم فاضل جس کے نماز جناہ پڑھنے تنبیہ ہو جائے، نماز جنازہ نہ پڑھے، اور باقی لوگ پڑھ لیں، یا کوئی بھی نہ پڑھے، تاکہ زیادہ تنبیہ ہو جائے، اس طرح مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنا، یہ بھی نماز جنازہ کی طرح بطور تنبیہ ہو تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ آخر مسلمان ہے، چنانچہ اور معلوم ہو چکا ہے۔

(فتاویٰ اہل حدیث روپڑی جلد نمبر ۲ ش نمبر ۴۴۸) (عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم اہل حدیث روپڑ)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 163-166

محدث فتویٰ